© rasailojaraid.com

احکامی وفقہی امور سے متعلق احادیث کی حفاظت وتدوین کی مساعی

(مستشرقین کے موقف کا ناقدانہ جائزہ)

یاسر عرفات اعوان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت تشریع اسلامی (فقہ اسلامی) کا دوسرا مصدر ہے اور قرآن عظیم کی عملی تطبیق ہے جس کی اتباع اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک واجب ہے اور سنت کے علوم اللہ تبارک وتعالی کے نزدیک قرآن کے بعد اشرف العلوم ہیں۔ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، تقریرات اور احوال سے متعلقہ ہیں علمائے اسلام نے ان کے جمع کرنے، سکھانے اور منتقل کرنے اور ان کی تشریح وتوضیح کا خاص اہتمام کیا، ان علوم میں ایک علم سنت نبوی کی فقہی تفسیر ہے جسے احادیث احکام اور ان کی تشریع کے عنوان سے منصۂ شہود پر لایا گیا۔ احکامی احادیث سے مراد وہ احادیث نبویہ ہیں جو عملی شرعی احکام سے تعلق رکھتی ہیں، فقہی وقانونی مواد کی حامل احادیث کو محفوظ ومدون کرکے بعد میں مستقل علم کی صورت دے دی گئی۔ مستشرقین نے عمومی طور (اپنی تحقیقات میں) پر احادیث کو اور خاص طور پر فقہی واحکامی احادیث کو موضوع بحث بنایا۔ راقم نے نصوص کے میدان میں آئمہ مستشرقین کی حیثیت رکھنے والے گولڈزیہر اور پروفیسر جوزف شاخت کی آراء کو استشراق کی نمائندہ رائے کے طور پر لیا ہے کیونکہ یہی وہ صاحبین ہیں کہ پچھلوں (بعد والوں) نے جن کے نتائج تحقیق کو غیر معمولی اہمیت دی ہے اور بعد والوں پر ان کے اثرات نمایاں طور پر دکھائی دیتے ہیں۔

گولڈزیہر اور فقہی احادیث

معروف مستشرق گولڈزیہر یہ باور کروانے کی کوشش کرتا ہے کہ فقہی واحکامی احادیث اپنی اصل کے اعتبار سے اسلامی نہیں ہیں بلکہ مختلف مقامات سے ماخوذ ومستعار مواد پر دینی رنگ چڑھا کر اسے احادیث کی صورت دے دی گئی گولڈزیہر لکھتا ہے کہ حدیث نہ صرف غیر اسلامی قوانین اور عادات کی

☆ بیع فاسد: جو بیع اصل کے اعتبار سے جائز ہو لیکن وصف کے اعتبار سے جائز نہ ہو☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حامل ہے بلکہ دینی وسیاسی نظریات (غیر اسلامی) کو بھی اپنے اندر جذب کیے ہوئے ہے:

For not only law and custom,But theology and political doctrine also took the form of hadith.

whatever islam produced on its own or borrowed from the outside was dressed up as hadith.in such form alien,borrowed matter was assimilated until its origin was unrecognizable.Passages from the old and New testaments,Rabbinic sayings,quotes from apocryphal gospels,and indian wisdom gained entrance into islam disguised as utterances of the prophet.1

گولڈزیہر حدیث کو یہودی، مسیحی، یونانی، ایرانی اور ہندی اثرات اور مواد کا حامل مصدر قرار دیتا ہے مستشرق کی مذکورہ رائے کو تسلیم کرنے سے یہ لازم آتا ہے کہ اسلام کسی نئے دین کا نام نہیں ہے اور پیغمبر اسلام کی سنت وحدیث ماقبل ادیان اور مختلف اقوام وملل کے افکار ونظریات کا مجموعہ ہے۔

منقولہ سطور میں فاضل مستشرق فقہ اسلامی کے دوسرے مصدر کے ڈانڈے اجنبی اور مستعار مواد، عہدنامہ قدیم وجدید کی عبارات، ربیوں کی آراء واقوال، غیر معتبر اناجیل کی روایات، یونانی فلاسفہ کے اعتقادات، اور ایرانی وہندی دانش کے اصول وکلیات سے ملانے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ ان تمام مواقع اور مقامات کی نشاندہی نہیں کرتا جن کا تذکرہ کرتا ہے۔ گولڈزیہر کا دعوی مبنی بر حقیقت نہیں ہے۔ حدیث رسول قرآنی نص کی توضیح وتشریح ہے جس کا صدور رسول اللہ ﷺ سے ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ بیان فرمایا وہ اللہ تبارک وتعالی کی وحی کی روشنی میں بیان فرمایا قرآنی نص اس کی شہادت دیتی ہے۔ ارشاد فرمایا گیا:

وماینطق عن الھوی۔ ان ھو الا وحی یوحی ۲؎

اور نہ وہ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں بناتے ہیں (ان کا کلام تو) تمام تر وحی ہی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔

خود رسول اکرم ﷺ نے اس بات کا اظہار کیا کہ ان کے دہن سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے:

کنت اکتب علی شئی اسمعه من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اریدحفظه، فنھتنی قریش، وقالوا: تکتب کل شئی تسمعه ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بشریتکلم فی

☆ اقرار: عاقل وبالغ کا غیر کا حق اپنے اوپر ثابت ہونے کی خبر دینا اقرار ہے ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الغضب و الرضاء فامسكت عن الكتابة فذكرت ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاو ما باصبعه الى فمه' فقال اكتب فو الذى نفسى بيده مايخرج منه الا حق۔ ۳؎

میں رسول اکرم ﷺ سے جو کچھ سنتا تھا حفظ کرنے کے لیے اس کو لکھ لیتا تھا' پھر قریش نے مجھ کو منع کیا اور کہنے لگے کہ تم جو بات سنتے ہو لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں' غصہ میں بھی کلام فرماتے ہیں اور خوشی میں بھی' یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا اور حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اپنی انگشت سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمانے لگے کہ تم لکھو' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس سے بجز حق کے کچھ نہیں نکلتا۔

مسلمانوں نے رسول اللہ کی احادیث کی حفاظت وتدوین کا جو غیر معمولی انتظام کیا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے گولڈ زیہر کا یہ بیان مصدر فقہ اسلامی کی صحت وحجت پر ضرب لگانے کی کوشش کے سوا کچھ نہیں دیگر ادیان وملل یا مختلف اقوام کے ہاں اگر مبنی بر اصابت کوئی اصول یا ضوابط موجود ہیں اور رسول اکرم ﷺ کی احادیث میں ان اصول وقواعد سے مشابہت پائی جاتی ہے تو اس میں اعتراض والی کوئی بات نہیں کیونکہ اسلام حقیقتوں کا حامل دین ہے اور اس نے عالمگیر سچائیوں کو لینے سے کوئی عار محسوس نہیں کی ہے۔ غور طلب بات ہے کہ اسلام جب عالمگیر اصولوں یا سچائیوں کو بیان کرتا ہے تو ایک خاص پس منظر اور پیش منظر کے ساتھ کرتا ہے پس اس کو مدنظر رکھ کر آراء قائم کی جائیں تو بہت سارے اعتراضات وجود ہی نہ پا سکیں۔

پروفیسر جوزف شاخت کو فقہ اسلامی کے آغاز وارتقاء اور اس کے مصادر کے بارے میں اپنی تحقیقی آراء کی بناء پر حلقہ استشراق میں نمایاں مقام حاصل ہے پروفیسر شاخت نے فقہ اسلامی کے مصدر ثانی حدیث وسنت پر خصوصی توجہ دی اور اس میں بھی فقہی وقانونی احادیث اس کا مرکزی موضوع رہی ہیں۔ شاخت قانون واحکام سے متعلقہ احادیث کو غیر مستند تصور کرتا ہے وہ لکھتا ہے:

we shall not meet any legal tradition from the prophet which can be considered authentic.4

اپنے اسی نقطہ نظر کو دہراتے ہوئے دوسری کتاب میں لکھتا ہے:

Hardly any of these traditions,as far as matters of religious law are concerned,can be authentic 5

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے بقول قانونی امور سے متعلقہ شاید ہی کوئی حدیث ہو جسے مستند کہا جا سکے۔

پروفیسر جوزف شاخت اور احکامی احادیث

پروفیسر شاخت فقہی احادیث کو مستند نہیں مانتا اسی طرح فقہی و قانونی احادیث کے زمرے میں کون سی احادیث آتی ہیں اور کون سی نہیں آتیں اس بارے میں بھی فاضل مستشرق مخصوص نقطہ نظر کے حامل ہیں عبادات سے متعلقہ احادیث کو فقہی و قانونی تصور نہیں کرتے احکامی و قانونی روایات کے بارے میں اپنے نتائج تحقیق کی بناء پر شاخت پورے ذخیرہ روایات اور ان کی اسانید پر عدم استناد کی مہر ثبت کر دیتے ہیں جو کہ درست علمی روش نہیں ہے۔ ڈاکٹر مصطفی اعظمی لکھتے ہیں:

Any conclusion about the traditions,their transmission,or the insnad system,etc,based on the study of legal literature would be faulty and unreliable.6

احادیث انتقال حدیث اور اسناد کے بارے میں قانونی فقہی ادب کے مطالعہ کی بنیاد پر کوئی حتمی نتیجہ اخذ کرنا ناقص ہوگا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم ﷺ سے براہ راست دین سیکھا اور باقاعدہ اس پر اسوہ رسول کی روشنی میں عمل کیا انہوں نے مصادر دین کو محفوظ کرنے کا بھی اہتمام کیا قرآن مجید کی تحفیظ و تدوین کی طرح حدیث وسنت کی حفاظت اور اس کو مدون کرنے پر ساری صلاحیتیں لگائی گئیں تمام موجود وسائل و ذرائع اختیار کیے گئے۔

روایت حدیث میں حزم و احتیاط اور قبول روایت میں چھان بین کا خاص انتظام کیا گیا جسے بعد میں تابعین و تبع تابعین نے بھی اختیار کیا۔ احادیث کی صحت و اسناد کا التزام کیا گیا۔ زمانہ مابعد میں عظیم ذخیرہ احادیث کو آلودہ کرنے کی سعی مذموم کی گئی لیکن آئمہ حدیث نے عرق ریزی اور محنت شاقہ سے ایسا سارا مواد الگ کر کے روایت و حدیث کو اپنی اصلی صورت کے ساتھ محفوظ رکھا حقیقت یہ ہے کہ حفاظت و تدوین کا یہ سارا انتظام عالم تکوین میں طے تھا کہ آخری الہامی پیغام کو اب رہتی دنیا تک کے لیے ذریعہ ہدایت کے طور پر محفوظ بنانا تھا۔ اس سارے انتظام و انصرام کو پس پشت ڈالتے ہوئے یہ کہہ دینا کہ احادیث غیر مستند ہیں محقق کے غیر معروضی رویے کی نشاندہی کرتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں فقہ اور قانون سے متعلقہ اپنے فرمودات تحریر بھی کروائے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جس کی متعدد مثالیں ادب احادیث میں موجود ہیں مثلا حافظ ابن عبد البر نے ایک روایت نقل کی ہے لکھتے ہیں:

"وکتب رسول اللہ ﷺ کتاب الصدقات والدیات والفرائض والسنن لعمرو بن حزم وغیرہ" ۷ ۔

رسول اکرم ﷺ نے عمرو بن حزم وغیرہ کے لیے صدقات، دیات، فرائض اور سنن کے متعلق ایک کتاب رقم کروائی تھی۔

اسی طرح صحابہ کرام اور تابعین عظام نے احادیث کے مجموعے تیار کیے تھے اس حوالے سے ابتدائی کتاب صحیفہ الصادقہ تھی جو حضرت عبداللہ بن عمرو نے مرتب کی تھی اور یہ عمرو بن شعیب کے پاس موجود تھی شیخ ابن تیمیہ اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

کان فی نسخۃ عمرو بن شعیب من الاحادیث الفقھیۃ التی فیھا مقدرات ما احتاج الیھا علماء الاسلام ۔۸ ۔

عمرو بن شعیب کے نسخہ میں فقہی امور سے متعلقہ احادیث موجود تھیں۔

اس صحیفے میں موجود روایات مسند احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور بعض دیگر کتب احادیث میں موجود ہیں صحابہ کی طرح تابعین کے پاس احکامی احادیث کے نسخے موجود تھے قاضی عامر شعبیؒ کے بارے میں ملتا ہے کہ ان کے پاس احکامی احادیث ایک کتاب کی صورت میں موجود تھیں ان کے شاگرد عاصم ذکر کرتے ہیں کہ ہم نے امام شعبیؒ کو فقہی احادیث سنائیں اور انہوں نے اجازت مرحمت فرمائی۔

عرضنا علی الشعبی احادیث الفقھیہ فاجازھا" ۹

یہاں دو طبقات سے یہ دو مثالیں ذکر کی گئی ہیں اور ایسی کئی اور مثالیں موجود ہیں اسی طرح خاص طور پر فقیہ اور قاضی کے لیے ضروری تھا کہ وہ احکامی روایات سے واقف ہو ابتدائی احکامی احادیث کے مجموعوں میں ایک اہم مجموعہ امام ابوحنیفہؒ کا ہے جس کا نام کتاب الآثار ہے۔ امام صاحب نے احادیث احکام میں سے صحیح اور معمول بہ روایات کا انتخاب کر کے مستقل تصنیف میں ان روایات کو ابواب فقہیہ پر مرتب فرمایا اور یہ اپنی نوعیت کی پہلی کاوش تھی علامہ جلال الدین سیوطیؒ تحریر فرماتے ہیں:

من مناقب ابی حنیفۃ التی انفرد بھا انہ اول من دون علم الشریعۃ ورتبہ بابوابھا ثم تبعہ مالک

☆ بیع بعرضۃ القانص: شکار کا ایک یا دو مرتبہ جال پھینکنے کو فروخت کرنا۔ (ھدایہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بن انس فی ترتیب الموطا ولم یسبق اباحنیفة احد۔ ۱۰؎

امام ابوحنیفہؒ کے انفرادیت کے حامل مناقب میں سے ایک یہ ہے کہ وہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کومدون کیا اورابواب پراس کی ترتیب کی پھرامام مالک بن انس نے اپنی تصنیف لطیف موطامیں ان ہی کی پیروی کی اوراس بارے میں امام ابوحنیفہؒ پرکسی کوسبقت حاصل نہیں ہے۔

کتاب ال آ ثار کے بعددوسراصحیح مجموعہ امام دارالہجر ۃ مالک بن انس کی عظیم تصنیف موطاہے جس میں انہوں نے کتاب ال آ ثار کی اتباع میں احادیث صحیحہ کومبنائے اول' صحابہ وتابعین کے آ ثار کومبنائے ثانی قراردیا۔ موطابھی فقہی ابواب کی ترتیب پرمرتب کی گئی اوراس میں پانچ سوسے زائدفقہی احادیث موجودہیں۔

جوزف شاخت موطا کی روایات کوبھی غیرمستندقراردیتاہے۔ ۱۱؎

حالانکہ امام دارالہجر ۃ نے اخذروایت میں بہت زیادہ احتیاط سے کام لیاحافظ ابن حبان کہتے ہیں:

کان مالک اول من انتقی الرجال من الفقهاء بالمدینة واعرض عمن لیس بثقة فی الحدیث ولم یکن یروی الاماصح ولایحدث الاعن ثقة۔ ۱۲؎

ابن حبانؒ کے بقول فقہائے مدینہ میں امام مالک وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رواۃ کے بارے میں تحقیق سے کام لیااورجوشخص حدیث میں ثقاہت کاحامل نہیں تھااس سے اعراض کیا' وہ صحیح روایات کے علاوہ نہ کوئی اورچیزروایت کرتے اورنہ کسی غیرثقہ سے حدیث بیان کرتے۔

ان الموطاعدة مذهب مالک واساسه' عمدةمذهب الشافعی واحمدوراسه 'ومصباح مذهب ابی حنیفةوصاحبیه ونبراسه' وهذه المذاهب بالنبة للموطاکالشروح للمتون وهومنهابمنزلةالدوحةمن الفعون۔ ۱۳؎

موطامالکی مذہب کی اساس ہے شافعی اورحنبلی مذہب کاستون ہے اورمذہب حنفیہ کاچراغ ہے اوران مذاہب کی موطاسے نسبت شروح کی ہے یعنی موطامتن ہے اوریہ اس کی شروح ہیں۔

امام مالک کے موطامیں صحیح اورمستندروایات کے التزام کاتذکرہ کرتے ہوئے یسین دتن لکھتے ہیں:

from everything we know of malik,s exactitude and integrity in recording hadith we may safely assume that he would not have recorded any hadith in the muwatta about whose authenticity he had any doubt.14

☆ثمن: وہ مقدارجس پرعاقدین رضامندہوجائیں خواہ وہ قیمت سے زائدہویاکم☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یسین ڈتن کے بقول امام مالکؒ نے موطا میں کسی غیر مستند حدیث کو شامل نہیں کیا۔

موطا امام مالک حدیث کی بھی ابتدائی مستقل کتب میں شمار ہوتی ہے اور فقہ وقانون اسلامی کی بھی بنیادی دستاویز قرار دی جاتی ہے گویا حدیث وفقہ کی مسلمہ جامع کتاب ہے لیکن گولڈزیہر اسے صرف فقہ کی دستاویز قرار دیتا ہے اور اسے حدیث کا مجموعہ تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

it is a corpus juris, not a corpus traditionum.15

احکامی (فقہی) احادیث کی تحفیظ وتدوین پر ایک نظر

احکام سے متعلقہ احادیث کو آئمہ حدیث نے خصوصی توجہ سے نوازا احکامی احادیث کے مستقل مجموعے تیار کیے گئے موطا امام مالک کے بعد فقہی احادیث کا ایک ذخیرہ حضرت سفیان بن عینیہ کے پاس تھا وہ احادیث حضرت سفیانؒ کے شاگرد حمیدی کی مسند میں موجود ہیں۔۱۶

اسی طرح حضرت سفیانؒ کی روایات مسند احمد بن حنبل کے اندر بھی موجود ہیں امام شافعیؒ نے بھی سفیانؒ بن عینیہ سے فقہی احادیث حاصل کیں امام صاحب امام مالک اور سفیان بن عینیہ کے شاگرد تھے اور انہوں نے اپنے ان دو اساتذہ کی روایات کو کتاب الام میں جگہ دی احادیث احکام کی ابتدائی کتب میں المنتقی فی الاحکام شامل ہے جو حافظ عبداللہ بن علی الجارود (۳۰۷۔۲۳۰ھ) نے مرتب کی اس میں فقہی ابواب کی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا احادیث کی تعداد ۱۱۱۴ ہے۔ یہ کتاب بیروت سے چھپ چکی ہے۔

ابتدائی مجموعہ ہائے احکامی احادیث میں قاسم بن اصبغ کا مرتب کردہ مجموعہ بھی شامل ہے جسے المنتقی کا عنوان دیا گیا۔ قاسم بن اصبغ کے بعد حافظ سعید بن عثمان ابن السکن البغدادی (جو بعد میں مصر چلے گئے اور وہیں وفات پائی) نے صحیح المنتقی نامی کتاب مرتب کی جو احکامی روایات کا ایک مجموعہ تھی۔

اس کے بعد احادیث احکام کے مجموعے معروف کتب حدیث سے ماخوذ احکامی احادیث سے تیار کیے گئے۔ اس لیے کہ فقہی واحکامی احادیث دیگر مضامین وعناوین کی حامل احادیث کے ساتھ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ جیسے ذخائر حدیث میں محفوظ کردی گئی تھیں، معروف کتب احادیث احکام کا تذکرہ ذیل میں مذکور ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱)الاحکام الشریعه‘ یہ حافظ محمد بن عبدالحق الاشبیلی کا مرتب کردہ مجموعہ ہے جو تین کتابوں (کبری‘وسطی اور صغری) پر مشتمل ہے۔

سب سے پہلے علامہ اشبیلی نے الکبری لکھی جس میں روایات احکام کو اسانید کے ساتھ تحریر کیا پھر اس کا اختصار الوسطی کے نام سے تیار کیا جس میں اسانید حذف کر دیں اور بعض روایات کو بھی نکال دیا پھر الوسطی کا اختصار الصغری کے نام سے کیا جس میں ضعیف احادیث کو حذف کر کے صرف صحیح احادیث کو باقی رکھا‘ وہ لکھتے ہیں۔

تخیرتها صحیحة الاسناد‘معروفة عند النقاد‘قد نقلها الاثبات‘وتداولها الثقات

‘اخرجتها من کتب الائمة وهداة الامة۔ ۱۷؎

علامہ عبدالحق اشبیلی نے کسی معین مذہب کی تقلید کے بغیر عمومی اعتبار سے ادلہ فقہ کو جمع کیا ہے الاحکام الشرعیة الصغری کی متعدد شروح بھی لکھی گئی ہیں شروح لکھنے والے علماء میں محمد بن احمد بن مرزوق التلمانی المالکی (ت ۷۸۱م) محمد بن عمرو بن المرحل الشافعی (ت ۷۱۶ھ)‘عبدالعزیز بن ابراہیم بن بزیزة (ت ۶۶۲ھ)‘عبدالعزیز بن خلف بن ادریس السلم الشاطبی (ت ۶۶۲ھ) شامل ہیں۔

(۲)الاحکام الکبری اور عمدة الاحکام‘ حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی الحنبلی (۶۰۰ھ) کی مرتب کردہ کتب ہیں حافظ ذہبی نے لکھا ہے صاحب الاحکام الکبری والصغری (صغری سے مراد عمدة الاحکام ہے)۔ ۱۸؎

اس کتاب میں حافظ مقدسی نے صرف ان احادیث احکام کو جمع کرنے پر اکتفا کیا ہے جو صحیحین میں موجود ہیں انہوں نے اس کتاب میں روایات کی اسناد کو حذف کر دیا ہے فقہی ابواب پر یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔اس کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں۔ذیل میں چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

☆**تیسیر المرام فی شرح عمدة الاحکام**‘ابوعبداللہ التلمسانی المالکی نے یہ شرح پانچ جلدوں میں تحریر کی۔

☆**الاعلام فی شرح عمدة الاحکام**‘ یہ شرح سراج الدین عمر بن علی بن الملقن نے تحریر کی۔

☆**عدة الحکام شرح عمدة الاحکام**‘ یہ شرح ابوطاہر مجدالدین الفیروزآبادی الشیرازی نے لکھی۔

☆**عدة الحکام شرح عمدة الاحکام**‘ یہ تاج الدین علوی الحسینی کی لکھی شرح ہے۔

☆ **خیار رویت: بغیر دیکھے کوئی چیز خرید لینے کے وقت واپس کرنے کا اختیار رکھنا** ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

☆احکام الاحکام فی شرح عمدۃ الاحکام' یہ شرح شیخ عماد الدین ابن الاثیر الحلبی الشافعی کی لکھی شرح ہے۔

(۳)دلائل الاحکام من احادیث الرسول علیہ الصلاۃ والسلام۔ یہ کتاب بہاء الدین یوسف بن رافع (ابن شداد کے نام سے مشہور ہے) کا انتخاب ہے ابن شداد نے احادیث کی سندوں کو حذف کرکے روایات ذکر کی ہیں فقہی کتب کی ترتیب پر یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔احادیث کا انتخاب مختلف کتب حدیث سے کیا گیا ہے جیسے موطا مالک' مسند احمد' صحاح ستہ' سنن دارقطنی اور مصنف عبدالرزاق وغیرہ۔

(۴)المنتقی من اخبار المصطفی 'عبدالسلام ابن تیمیہؒ نے اس کتاب کو تیار کیا اس میں ۵۰۲۰احادیث ابواب فقہیہ کی ترتیب پر موجود ہیں اور یہ احادیث احکام پر مطبوع کتب میں سب سے بڑی کتاب شمار ہوتی ہے۔علامہ ابن تیمیہؒ نے اس کتاب کے لیے صحیحین' مسند احمد' جامع ترمذی' سنن نسائی' ابوداؤد' ابن ماجہ سے احادیث کا انتخاب کیا۔المنتقی کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں۔

معروف محدث اور فقیہ علامہ محمد بن احمد الہادی المقدسی نے اس کتاب پر تعلیق کا آغاز کیا تھا لیکن اس کو مکمل نہ کرسکے علامہ احمد بن حسن قاضی الجبل نے قطر الغمام فی شرح احادیث الاحکام کے نام سے المنتقی کی شرح لکھی لیکن وہ بھی اسے مکمل نہ کرسکے۔سراج الدین عمر بن الملقن الشافعی نے بھی ایک شرح کا آغاز کیا لیکن اتمام نہ کرسکے۔المنتقی کی سب سے زیادہ مشہور شرح جسے اللہ تبارک وتعالی نے قبول وانتشار سے نوازا محمد بن علی الشوکانی الیمنی کی لکھی نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ہے۔

(۵)الخلاصۃ فی احادیث الاحکام' ابوزکریا یحیی بن شرف النووی الشافعیؒ نے یہ کتاب مرتب کی۔

(۶)الامام باحادیث الاحکام اور الالمام باحادیث الاحکام' یہ دونوں کتب تقی الدین محمد بن علی بن دقیق العید المالکی الشافعی کی مرتب کردہ ہیں دوسری کتاب پہلی یعنی الامام کا اختصار ہے۔ابن قدامۃ المقدسیؒ نے الامام کی تلخیص تیار کی تھی جس کا نام المحرر تھا۔اس کی متعدد شروحات بھی لکھی گئیں اس کی ایک شرح محمد بن ناصر الدین الدمشقی نے کی۔

(۷)الاحکام الکبری۔حافظ محمد بن احمد بن عبدالہادی المقدسی الحنبلی کی مرتبہ کردہ کتاب ہے۔ اس کتاب کے بارے میں تفصیلات موجود نہیں ہیں۔

(۸)تحفۃ المحتاج الی ادلۃ المنہاج اور البلغۃ فی احادیث الاحکام' یہ دونوں تالیفات عمر بن

☆شیخین: فقہ میں شیخین سے مراد امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف ہیں (رحمہما اللہ تعالی) ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

احمد بن الملقن الشافعی کی ہیں تحفۃ المحتاج کے مقدمے میں ابن ملقن ذکر کرتا ہے کہ وہ اس کتاب میں صحیح یا حسن حدیث ہی کا انتخاب کرے گا۔

تحفۃ میں احادیث کی تعداد ہے شیخ ابن ملقن نے تحفۃ المحتاج کا اختصار بھی خود تیار کیا اور اسے البلغۃ فی احادیث الاحکام کا نام دیا اور اس اختصار میں صرف صحیحین کی روایات کو لیا۔

(۹) **تقریب الاسانید وترتیب المسانید**' حافظ زین الدین عبدالرحیم بن الحسین العراقی نے یہ کتاب فقہی ابواب پر مرتب کی اور خود ہی اس کی شرح طرح التشریب فی شرح التقریب لکھنے کا آغاز کیا لیکن اسے مکمل نہ کر سکے بعد میں ان کے بیٹے حافظ ابو زرعۃ ولی الدین احمد بن عبدالرحیم نے آٹھ جلدوں میں مکمل کیا۔

(۱۰) **بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام**' حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی نے اسے مرتب کیا۔ احکامی احادیث کے ذخائر میں یہ کتاب بڑی شہرت کی حامل ہے۔ اس میں پندرہ سو کے قریب احادیث فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کی گئیں ہیں اس میں ابن حجر عسقلانی حدیث کے مخرج کا تذکرہ کرتے ہیں لیکن سند حذف کر دیتے ہیں۔ بلوغ المرام کی متعدد شروحات تحریر کی گئی ہیں۔ چند کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

☆ البدر التمام شرح بلوغ المرام' یہ شرح حافظ حسین بن محمد المغربی نے کی اور پھر خود ہی اس طرح کا اختصار بھی تحریر کیا اور اس میں بڑے قیمتی نکات کا اضافہ کیا۔

☆ سبل السلام' یہ وقیع شرح محمد بن اسماعیل الحسنی الصنعانی نے تحریر کی' عالم اسلام میں اس شرح سے بہت زیادہ استفادہ کیا گیا۔

احادیث احکام کی مشہور کتب کا تذکرہ پیش کیا گیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ علمائے علم حدیث نے دور صحابہ ہی سے اس طرف خصوصی توجہ دی اور پھر تابعین وتبع تابعین نے اپنے پیش روؤں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فقہ واحکام سے متعلقہ روایات کو اہتمام کے ساتھ محفوظ بنایا بعد کے ادوار میں علماء نے روایات احکام کے جمع وتالیف اور تہذیب وتحقیق کے شاندار کارنامے سرانجام دیئے جس کا ثبوت مذکورہ ذخائر حدیث ہیں ان ذخائر کے علاوہ حدیث کی امہات الکتب میں احکامی احادیث کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

پروفیسر شاخت احکامی احادیث کے بارے میں کی گئی ان عظیم کاوشوں کو نظرانداز کرتے ہوئے بہ یک

☆ صاحبین: فقہ میں صاحبین سے مراد امام ابو یوسف وامام محمد ہیں (رحمہا اللہ تعالیٰ) ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سطر اپنی رائے دے دیتا ہے کہ فقہ وقانون سے متعلق ایک بھی روایت مستند نہیں ہے فاضل مستشرق کا یہ رویہ اس کی علمی سطحیت کا پتہ دیتا ہے۔

گولڈ زیہر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پروفیسر جوزف شاخت اہل الرائے اور اہل الحدیث کو باہم متخاصم مکاتب فکر کے طور پر متعارف کرواتا ہے جن میں اختلافات شدید نوعیت کے تھے۔ اہل الرائے حدیث کی بجائے اپنی ذاتی آراء کو بنیادی اہمیت دیتے تھے پھر ان کے ردعمل میں محدثین کی تحریک نے جنم لیا شاخت لکھتا ہے۔

The movement of the traditionists,the most important single event in the history of islamic law in the second century of the hijra,was the natural outcome and continuation of a movement of religiously and ethically inspired opposition to the ancient schools of law.19

شاخت یہ باور کروانے کی کوشش کرتا ہے کہ اہل الرائے کے مقابلے میں محدثین یہ چاہتے تھے کہ فقہ واصول فقہ پر منقول احادیث کو غالب رہنا چاہیے' اس لیے انہوں نے روایات وضع کرنا شروع کیا اور یہ دعوی کیا کہ یہ روایات معتبر اور غیر منقطع بندوں کے ذریعے پہنچی ہیں وہ لکھتا ہے:

The traditionists produced detailed statements or Traditions which claimed to be the reports of ear.or eye witnesses on the words or acts of the prophet, handed down orally by an uninterrupted chain (isnad) of trustworthy persons.20

اس کے بقول محدثین کی مذکورہ سرگرمی کو قدیم فقہی مذاہب کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا فاضل مستشرق لکھتا ہے:

Initially the ancient schools of law, the medinese as well as iraqians, offered strong resistance to the disturbing element represented by the traditions which claimed to go back to the prophet.21

پروفیسر شاخت محدثین اور فقہاء میں باہمی چپقلش اور عدم اعتماد کا منظر دکھاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا یہ سارا منظر خود ساختہ اور وضع کردہ ہے اس کی تحریروں کا جائزہ لینے سے ایک اہم اور بڑی بنیادی خامی آشکار ہوتی ہے کہ وہ پیشگی نتائج تک پہنچنے کے لیے ایک نظریہ قائم کرتا ہے اور پھر متضاد مثالیں دے کر مطلوبہ نتائج اخذ کرتا ہے۔ حالانکہ علمی وتحقیقی اصولوں کے مطابق کسی نتیجہ تک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پہنچنے کے لیے پیش کردہ دلائل میں ہم آہنگی کا ہونا ضروری ہے۔مثلا پروفیسر شاخت نے دعوی کیا کہ متکلمین کے علاوہ تمام قدیم فقہی مذاہب نے حدیث کی سختی سے مخالفت کی تا کہ یہ عنصران کی فقہ پرزیادہ اثرانداز نہ ہوسکے وہ لکھتا ہے:

Traditions from the prophet had to overcome a strong opposition on the part of the ancient schools of law, let alone the ahl A.kalam,before they gained general acceptance.22

ایک دوسری جگہ پر شاخت جب وضع حدیث کے آغاز کے حوالے سے بات کرتا ہے تو کہتا ہے:

The best way of proving that a tradition did not exist at a certain time is to show that it was not used as a legal argument in a discussion which would have made reference to it imperative if it had existed.23

شاخت کہتا ہے کہ اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ کون سی حدیث کس زمانے میں سرے سے موجود ہی نہ تھی تو اس کے لیے بہترین طریقہ یہ ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اس دور کے فقہا نے اپنی مباحث میں اس کا حوالہ دیا ہے کہ نہیں اگر وہ اس حدیث کا حوالہ نہیں دیتے تو سمجھ جائیے کہ یہ حدیث اس دور میں ناپید تھی۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ پروفیسر شاخت محدثین اور فقہا کے درمیان شدید مخالفت کا تذکرہ کرتا ہے'فقہاء کو حدیث کا مخالف قرار دیتا ہے تو ایسی صورت میں فقہاء حدیث کا حوالہ کیوں دیں گے اور اگر اپنی مباحث میں محدثین کی حدیثوں کو استعمال کرنا فقہا کے لیے ضروری تھا تو حدیث کی مخالفت کا قصہ چہ معنی دارد۔

صاحبزادہ محب اللہ نوری کی تازہ تصنیف

حسنت جمیع خصالہ

(۷۰۴ صفحات ...... مجلد)

فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور ضلع اوکاڑا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پروفیسر شاخت کی فقہ اسلامی کے آغاز وارتقاء کے حوالے سے کی گئی تحقیقات ایسی کئی اغلاط کی حامل ہیں فقہاء کے بارے میں رائے دیتے ہوئے شاخت ان کے اس اعتراف کو درخور اعتنا نہیں سمجھتا کہ وہ حدیث نبوی کے پابند ہیں اور قرآن مجید کے بعد ان کا مرجع حدیث نبوی ہے وہ ان کے اس اقرار پر توجہ نہیں دیتا وہ نوے فی صد ایسے مسائل سے صرف نظر کرتا ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ فقہاء نے ان مسائل میں احادیث نبویہ سے استدلال کیا ہے اور اگر کسی معترض نے کسی فقیہ کے بارے میں کہہ دیا کہ اس مسئلے میں فقیہ نے حدیث کو قبول نہیں کیا تو اسے ہاتھوں ہاتھ لیتا ہے اور اسے اس انداز سے پیش کرتا ہے کہ گویا فی صد مسائل اسی طرح کے ہیں۔ **فاضل مستشرق کا یہ تحقیقی اسلوب اس کی عدم دیانت کی نشاندہی کرتا ہے** اسی طرح شاخت نے اپنے دعوی وضع حدیث کو ثابت کرنے کے لیے اپنی معروف تصنیف The origins of Muhammadan jurisprudence کے دوسرے باب میں چوبیس احکامی وفقہی احادیث ذکر کی ہیں مذکورہ احادیث میں سے صرف دس فقہی نوعیت کی ہیں چھ احادیث سرے سے رسول اکرم ﷺ سے مروی ہی نہیں ہیں جبکہ تیرہ احادیث عبادات سے تعلق رکھتی ہیں جو فاضل مستشرق کے تصور کے مطابق فقہی وقانونی نوعیت کی نہیں ہیں۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ پروفیسر شاخت اپنے مطلوبہ نتائج کے حصول کے لیے دلائل اور ان کی صحت اور استناد کی بھی پرواہ نہیں کرتا بس وہ تو پہلے سے طے شدہ نتائج اخذ کرنا چاہتا ہے اس کا یہ طرز عمل واضح کرتا ہے کہ اپنی تحقیقات کے ذریعے وہ حقائق تک رسائی کا خواہاں نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد وحید اسلام کو فقہ وقانون کے میدان میں ناقص وکمزور ثابت کرنا ہے اور مصادر اسلام کے بارے میں تشکیک کے بیج بونے ہیں تاکہ اسلام کو ایک ناکارہ اور ناکام دین کے طور پر پیش کیا جائے۔

خلاصہ بحث

احکامی وفقہی احادیث کے بارے میں مستشرقین کے نقطہ نظر کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہوئی کہ وہ پہلے ایک نظریہ یا نقطہ نظر قائم کر لیتے ہیں اور پھر اس کے اثبات کے لیے دلائل کے درپے ہوجاتے ہیں وہ دلائل کی صحت ودرستی حتی کہ ان کے باہمی تضاد پر بھی توجہ نہیں دیتے فقہ واحکام سے متعلقہ احادیث کے بارے میں مستشرقین کی آراء میں سطحیت پائی جاتی ہے محدثین اور فقہاء کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے علمائے استشراق براہ راست ان کی کتب کا مطالعہ کرنے کی بجائے' ان کے

☆اصول فقہ وہ علم ہے جس میں احکام کے لئے ثبوت ودلائل سے بحث کی جائے۔☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

موقف اور دلائل کا جائزہ لینے کی بجائے ان کی مخالف آراء کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں اور ان کی دستیابی پر انہیں اپنی علمی و تحقیقی مباحث کی بنیاد بناتے ہیں فقہی و احکامی احادیث کے بارے میں آئمہ اسلام کی گئی کاوشوں کا ایک جائزہ پیش کیا گیا جس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں نے احادیث کی حفاظت و تدوین اور انتقال کا غیر معمولی انتظام کیا جس سے ذخیرہ حدیث کے ناقص و آلودہ ہونے کا شائبہ تک نہ رہا۔

حواشی

1.Goldziher,ignaz,introduction of islamic theology and Law,New jersey,princetion University press,1981,p.40

۲۔ النجم ۵۳: ۳۔۴

۳۔ سنن ابی داؤد' کتاب العلم' باب فی کتاب العلم (۳۶۴۶)' ۳/ ۳۱۸

4.Schacht,joseph,The origins of Muhammadan jurisprudence,Oxford.Clarendon press,1959p.149

5.schacht,joseph,An introduction to islamic law,Oxford,Clarendon press 1982,p.34

6.Azami,Mustafa,studies in early hadith literature,Berut, Al.Maktab.Al.islamic 1968,p.222

۷۔ ابن عبدالبر' الاندلسی' جامع بیان العلم وفضلہ' (باب ذکر الرخصۃ فی کتاب العلم حدیث: ۳۹۲)' المملکۃ العربیۃ السعودیۃ' دار ابن الجوزی' ص: ۳۰۳

۸۔ ابن تیمیۃ' مجموع الفتاوی' الریاض' عالم الکتب' طبعۃ سنۃ: ۱۹۹۱م' ۱۸/ ۸۔۹۔

۹۔ البسوی' المعرفۃ والتاریخ' (تحقیق اکرم ضیاء العمری) المدینۃ المنورۃ' الدار' طبعۃ الاولی سنۃ: ۱۹۸۹م' ۲/ ۸۲۶

۱۰۔ سیوطی' جلال الدین' تبییض الصحیفۃ بمناقب ابی حنیفۃ' (تحقیق محمود محمد محمود) بیروت' دار الکتاب العلمیۃ' الطبعۃ الاولی: ۱۹۹۰م' ص: ۱۱۹

11.Schacht,joseph,The Origins of Muhammadan jurisprudence,p.149

۱۲۔ سیوطی' جلال الدین' تزیین الممالک بمناقب الامام مالک' مصر' طبع خیریہ ۱۳۲۵ھ' ص ۴۴

۱۳۔ مالک بن انس' الموطا' (صححہ' ورقمہ' وخرج احادیثہ' وعلق علیہ' محمد فواد عبدالباقی) بیروت' داراحیاء التراث

☆علم اصول فقہ کی غرض یہ ہے کہ شریعت کے احکام فرعیہ کو تفصیلی دلائل کے ساتھ جانا جائے☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

العربی ل۔ت‘ مقدمہ (ح)
14.Yasin.Dutton,The origins of islamic law,new delhi,lawman india private limited,p.173
15.GoldZiher,ignaz,muslim studies,Edited by S.M.stern,Translated from German by C.R.Barber and S.M.stern,Albany,state Universty of New York press,1971,vol.2 p.198
۱۶۔الحمیدی‘ ابوبکر عبداللہ بن زبیر‘ مسند الحمیدی‘ تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی‘ بیروت‘ دارالکتب العلمیۃ
۱۷۔الاشبیلی‘ ابومحمد عبدالحق ‘الاحکام الشرعیۃ الصغری ‘تحقیق ام محمد بنت احمد الہلیس‘ القاہرہ‘ مکتبۃ ابن تیمیۃ‘ الطبعۃ الاولی: ۱۹۹۳م‘ ۱/ ۱۷
۱۸۔ذہبی‘ شمس الدین محمد بن احمد‘ سیر اعلام النبلا: بیروت‘ طبعۃ تاسعۃ‘ سنۃ: ۱۹۹۳م‘ ۲۱/ ۴۴۴
19.Schacht,joseph,An introduction to islamic law,p.34
20.ibid
21.Ibid,p.35
22.Schacht,joseph,The Origins of Muhammadan jurisprudence,p.57
23.Ibid,p.140

نئی کتاب

اصلاح امت

مرتبین۔ علامہ پیر سید کرامت علی حسین شاہ صاحب (علی پور سیداں نارووال)
حضرت خواجہ محمد معظم الحق معظمی صاحب (معظم آباد سرگودھا)
اپنے موضوع پر ایک نہایت عمدہ اور فکر انگیز کتاب
ملنے کا پتہ : خانقاہ معظمیہ سرگودھا..........خانقاہ عالیہ علی پور سیداں نارووال

© rasailojaraid.com